

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ.

## سود۔۔۔ یعنی انسانوں کو ہلاک کرنے والا گناہ

مال اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے، جس کے ذریعہ انسان اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی دنیاوی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن شریعت اسلامیہ نے ہر شخص کو مکلف بنایا ہے کہ وہ صرف جائز و حلال طریقہ سے ہی مال کمائے کیونکہ کل قیامت کے دن ہر شخص کو مال کے متعلق اللہ رب العزت کو جواب دینا ہوگا کہ کہاں سے کمایا یعنی وسائل کیا تھے اور کہاں خرچ کیا یعنی مال سے متعلق حقوق العباد یا حقوق اللہ میں کوئی کوتاہی تو نہیں کی۔

مال کے نعمت اور ضرورت ہونے کے باوجود خالق کائنات اور تمام نبیوں کے سردار حضور اکرم ﷺ نے مال کو متعدد مرتبہ فتنہ، دھوکے کا سامان اور محض دنیاوی زینت کی چیز قرار دیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **اعْلَمُوا أَنَّمَا الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ (سورۃ الحديد ۲۰)** خوب جان لو کہ دنیاوی زندگی صرف کھیل تماشا، عارضی زینت اور آپس میں فخر و غرور اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر امت کے لئے ایک فتنہ رہا ہے، اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔ **(ترمذی)** نیز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے تمہارے لئے غربی کا خوف نہیں ہے بلکہ مجھے خوف ہے کہ پہلی قوموں کی طرح کہیں تمہارے لئے دنیا یعنی مال و دولت کھول دی جائے اور تم اس کے پیچھے پڑ جاؤ، پھر وہ مال و دولت پہلے لوگوں کی طرح تمہیں ہلاک کر دے۔ **(بخاری و مسلم)**

اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم مال و دولت کے حصول کے لئے کوئی کوشش ہی نہ کریں کیونکہ طلب حلال رزق اور بچوں کی حلال رزق سے تربیت کرنا خود دین ہے حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے گھر والوں پر خرچہ کرتا ہے تو وہ بھی صدقہ ہے یعنی اس پر بھی اجر ملے گا۔ **(بخاری و مسلم)**۔۔۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ اللہ کے خوف کے ساتھ دنیاوی فانی زندگی گزاریں اور اخروی زندگی کی کامیابی کو ہر حال میں ترجیح دیں۔ کہیں کوئی معاملہ درپیش ہو تو اخروی زندگی کو داؤ پر لگانے کے بجائے فانی دنیاوی زندگی کے عارضی مقاصد کو نظر انداز کر دیں، نیز شک و شبہ والے امور سے دور رہیں۔

ان دنوں حصول مال کے لئے ایسی دوڑ شروع ہو گئی ہے کہ اکثر لوگ اس کا بھی اہتمام نہیں کرتے کہ مال حلال وسائل سے آ رہا ہے یا حرام وسائل سے، بلکہ کچھ لوگوں نے تو اب حرام وسائل کو مختلف نام دے کر اپنے لئے جائز سمجھنا اور دوسروں کو اس کی ترغیب دینا شروع کر دیا ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حلال واضح ہے، حرام واضح ہے۔ اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔ جس شخص نے شبہ والی چیزوں سے اپنے آپ کو بچا لیا اُس نے اپنے دین اور عزت کی حفاظت کی۔ اور جو شخص مشتبہ چیزوں میں پڑے گا وہ حرام چیزوں میں پڑ جائے گا اس چرواہے کی طرح جو دوسرے کی چراگاہ کے قریب بکریاں چراتا ہے کیونکہ بہت ممکن ہے کہ چرواہے کی تھوڑی سی غفلت کی وجہ سے وہ بکریاں دوسرے کی چراگاہ سے کچھ کھالیں۔ **(بخاری و مسلم)**

اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ صرف حلال وسائل پر ہی اکتفاء کرے، جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَا يَرْبُو لَحْمٌ نَبَتْ مِنْ سُحْتٍ إِلَّا كَانَتْ النَّارُ أُولَىٰ بِهِ **(ترمذی)** حرام مال سے جسم کی بڑھوتری نہ کرو کیونکہ اس سے بہتر آگ ہے۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتْ مِنْ سُحْتٍ، النار اولیٰ به **(مسند احمد)** وہ انسان جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہو، ایسے شخص کا ٹھکانہ جہنم ہے۔۔۔ نیز نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ حرام کھانے، پینے اور حرام پہننے والوں کی دعائیں کہاں سے قبول ہوں۔ **(صحیح مسلم)**

ہمارے معاشرہ میں جو بڑے بڑے گناہ عام ہوتے جا رہے ہیں، ان میں سے ایک بڑا خطرناک اور انسان کو ہلاک کرنے والا گناہ سود ہے۔

## سود کیا ہے؟

وزن کی جانے والی یا کسی پیمانے سے ناپے جانے والی ایک جنس کی چیزیں اور روپے وغیرہ میں دو آدمیوں کا اس طرح معاملہ کرنا کہ ایک کو عوض کچھ زائد دینا پڑتا ہو "ربا" اور "سود" کہلاتا ہے جس کو انگریزی میں Interest یا Usury کہتے ہیں۔

جس وقت قرآن کریم نے سود کو حرام قرار دیا اس وقت عربوں میں سود کا لین دین متعارف اور مشہور تھا، اور اُس وقت سود اُسے کہا جاتا تھا کہ کسی شخص کو زیادہ رقم کے مطالبہ کے ساتھ قرض دیا جائے خواہ لینے والا اپنے ذاتی اخراجات کے لئے قرض لے رہا ہو یا پھر تجارت کی غرض سے، نیز وہ Simple Interest ہو یا Compound Interest، یعنی صرف ایک مرتبہ کا سود ہو یا سود پر سود۔ تفصیلات کے لئے مفسر قرآن حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "مسئلہ سود" کا مطالعہ کریں، جو میری ویب سائٹ (www.najeebqasmi.com) پر Free Download کرنے کے لئے مہیا ہے۔ مثلاً زید نے بکر کو ایک ماہ کے لئے ۱۰۰ روپے بطور قرض اس شرط پر دئے کہ وہ ۱۱۰ روپے واپس کرے، تو یہ سود ہے۔۔۔ البتہ قرض لینے والا اپنی خوشی سے قرض کی واپسی کے وقت اصل رقم سے کچھ زائد رقم دینا چاہے تو یہ جائز ہی نہیں بلکہ ایسا کرنا نبی اکرم ﷺ کے عمل سے ثابت ہے، لیکن پہلے سے زائد رقم کی واپسی کا کوئی معاملہ طے نہ ہوا ہو۔۔۔ بینک میں جمع شدہ رقم پر پہلے سے متعین شرح پر بینک جو اضافی رقم دیتا ہے وہ بھی سود ہے۔

## سود کی حرمت:

سود کی حرمت قرآن وحدیث سے واضح طور پر ثابت ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا (سورۃ البقرہ ۲۷۵)** اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُزِيلُ الصَّدَقَاتِ (سورۃ البقرہ ۲۷۶)** اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ جب سود کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو لوگوں کا دوسروں پر جو کچھ بھی سود کا بقیہ تھا، اس کو بھی لینے سے منع فرما دیا گیا: **وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (سورۃ البقرہ ۲۷۸)** یعنی سود کا بقیہ بھی چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً (سورۃ آل عمران ۱۳۰)** اے ایمان والو! کئی گنا بڑھا چڑھا کر سود مت کھاؤ۔

## سود لینے اور دینے والوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا اعلان جنگ:

سود کو قرآن کریم میں اتنا بڑا گناہ قرار دیا ہے کہ شراب نوشی، خنزیر کھانے اور زنا کاری کے لئے قرآن کریم میں وہ لفظ استعمال نہیں کئے گئے جو سود کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے استعمال کئے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ (سورۃ البقرہ ۲۷۸-۲۷۹)** اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو، اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو۔ اور اگر ایسا نہیں کرتے تو تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ سود کھانے والوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ ہے اور یہ ایسی سخت وعید ہے جو کسی اور بڑے گناہ مثلاً زنا کرنے، شراب پینے کے ارتکاب پر نہیں دی گئی۔ مشہور صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص سود چھوڑنے پر تیار نہ ہو تو خلیفہ وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سے توبہ کرائے اور باز نہ آنے کی صورت میں اس کی گردن اڑا دے۔ (تفسیر ابن کثیر)

## سود کھانے والوں کے لئے قیامت کے دن کی رسوائی و ذلت:

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سود کھانے والوں کے لئے کل قیامت کے دن جو رسوائی و ذلت رکھی ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں کچھ اس طرح فرمایا: **الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ (سورة البقرہ ۲۷۵)** جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت میں) اٹھیں گے تو اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر پاگل بنا دیا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سود کی تمام شکلوں سے محفوظ فرمائے، اور اس کے انجام بد سے ہماری حفاظت فرمائے۔۔۔ سود کی بعض شکلوں کو جائز قرار دینے والوں کے لئے فرمان الہی ہے: **ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا (سورة البقرہ ۲۷۵)** یہ ذلت آمیز عذاب اس لئے ہوگا کہ انہوں نے کہا تھا کہ بیع بھی تو سود کی طرح ہوتی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بیع یعنی خرید و فروخت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔

## سود کھانے سے توبہ نہ کرنے والے لوگ جہنم میں جائیں گے:

**فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ، وَأَمْرٌ إِلَى اللَّهِ، وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ، هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (سورة البقرہ ۲۷۵)** لہذا جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آگئی اور وہ (سودی معاملات سے) باز آ گیا تو ماضی میں جو کچھ ہوا وہ اسی کا ہے اور اس کی (باطنی کیفیت) کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ ہے۔ اور جس شخص نے لوٹ کر پھر وہی کام کیا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ غرضیکہ سورۃ البقرہ کی ان آیات میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کو ہلاک کرنے والے گناہ سے سخت الفاظ کے ساتھ بچنے کی تعلیم دی ہے اور فرمایا کہ سود لینے اور دینے والے اگر توبہ نہیں کرتے ہیں تو وہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جائیں، نیز فرمایا کہ سود لینے اور دینے والوں کو کل قیامت کے دن ذلیل و رسوا کیا جائے گا اور وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔۔۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی سود سے بچنے کی بہت تاکید فرمائی ہے اور سود لینے اور دینے والوں کے لئے سخت وعیدیں سنائی ہیں جن میں سے بعض احادیث ذکر کر رہا ہوں:

## سود کے متعلق نبی اکرم ﷺ کے ارشادات:

حضور اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر سود کی حرمت کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: (آج کے دن) جاہلیت کا سود چھوڑ دیا گیا، اور سب سے پہلا سود جو میں چھوڑتا ہوں وہ ہمارے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سود ہے۔ وہ سب کا سب ختم کر دیا گیا ہے۔ چونکہ حضرت عباسؓ سود کی حرمت سے قبل لوگوں کو سود پر قرض دیا کرتے تھے، اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن میں ان کا سود جو دوسرے لوگوں کے ذمہ ہے وہ ختم کرتا ہوں۔ (صحیح مسلم، باب حجۃ النبی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: **اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ ﷺ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسَّحَرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ (بخاری و مسلم)** سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ سات بڑے گناہ کون سے ہیں (جو انسانوں کو ہلاک کرنے والے ہیں)؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شرک کرنا۔۔۔ جادو کرنا۔۔۔ کسی شخص کو ناحق قتل کرنا۔۔۔ سود کھانا۔۔۔ یتیم کے مال کو ہڑپنا۔۔۔ (کفار کے ساتھ جنگ کی صورت میں) میدان سے بھاگنا۔۔۔ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔۔۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْلَ الرِّبَا وَمُؤْكَلَهُ (مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)** حضور اکرم

ﷺ نے سود کھانے اور سود کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ دوسری روایت کے الفاظ ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے سود لینے اور دینے والے، سودی حساب لکھنے والے اور سودی شہادت دینے والے سب پر لعنت فرمائی ہے۔ سود لینے اور دینے والے پر حضور اکرم ﷺ کی لعنت کے الفاظ حدیث کی ہر مشہور و معروف کتاب میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور اکرم ﷺ سے سچی محبت کرنے والا بنائے اور ان کے ارشادات کی روشنی میں اس دنیاوی فانی زندگی کو گزارنے والا بنائے۔ آمین، ثم آمین۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے لازم کر لیا ہے کہ ان کو جنت میں داخل نہیں کریں گے اور نہ ان کو جنت کی نعمتوں کا ذائقہ چکھائیں گے۔ پہلا شراب کا عادی، دوسرا سود کھانے والا، تیسرا ناحق یتیم کا مال اڑانے والا، چوتھا ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا۔۔۔۔۔ (کتاب الکبائر للذہبی)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سود کے ۷۰ سے زیادہ درجے ہیں اور ادنیٰ درجہ ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے زنا کرے۔ (رواہ حاکم، البیہقی، طبرانی، مالک)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک درہم سود کا کھانا چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ ہے۔ (رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر)

### بینک سے قرض (Loan) بھی عین سود ہے:

تمام مکاتب فکر کے 99.99% علماء اس بات پر متفق ہیں کہ عصر حاضر میں بینک سے قرض لینے کا رائج طریقہ اور جمع شدہ رقم پر Interest کی رقم حاصل کرنا یہ سب وہی سود ہے جس کو قرآن کریم میں سورہ البقرہ کی آیات میں منع کیا گیا ہے، جس کے ترک نہ کرنے والوں کے لئے اللہ اور اسکے رسول کا اعلان جنگ ہے اور توبہ نہ کرنے والوں کے لئے قیامت کے دن رسوائی و ذلت ہے اور جہنم ان کا ٹھکانا ہے۔ عصر حاضر کی پوری دنیا کے علماء پر مشتمل اہم تنظیم مجمع الفقہ الاسلامی کی اس موضوع پر متعدد میٹنگیں ہو چکی ہیں مگر ہر میٹنگ میں اس کے حرام ہونے کا ہی فیصلہ ہوا ہے۔ برصغیر کے جمہور علماء بھی اس کے حرام ہونے پر متفق ہیں۔ فقہ اکیڈمی، نیو دہلی کی متعدد کانفرنسوں میں اس کے حرام ہونے کا ہی فیصلہ ہوا ہے۔ مصری علماء جو عموماً آزاد خیال سمجھے جاتے ہیں وہ بھی بینک سے موجودہ رائج نظام کے تحت قرض لینے اور جمع شدہ رقم پر Interest کی رقم کے عدم جواز پر متفق ہیں۔ پوری دنیا میں کسی بھی مکتب فکر کے دارالافتاء نے بینک سے قرض لینے کے رائج طریقہ اور جمع شدہ رقم پر Interest کی رقم کو ذاتی استعمال میں لینے کے جواز کا فیصلہ نہیں کیا ہے۔

### عصر حاضر میں ہم کیا کریں؟

- (۱) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے ہمیشہ اخروی زندگی کی کامیابی کو زندگی کا اہم مقصد بنا کر عارضی فانی دنیاوی زندگی گزاریں۔
- (۲) اگر کوئی شخص بینک سے قرض لینے یا جمع شدہ رقم پر سود کے جائز ہونے کو کہے تو پوری دنیا کے 99.99% علماء کے موقف کو سامنے رکھ کر اس سے بچیں۔
- (۳) اس بات کو اچھی طرح ذہن میں رکھیں کہ علماء کرام نے قرآن و حدیث کی روشنی میں بینک سے قرض لینے اور بینک میں جمع شدہ رقم پر سود کے حرام ہونے کا فیصلہ آپ سے دشمنی نکالنے کے لئے نہیں بلکہ آپ کے حق میں کیا ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں سود کو بہت بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے، شراب نوشی، خنزیر کھانے اور زنا کاری کے لئے قرآن کریم میں وہ لفظ استعمال نہیں کئے گئے جو سود کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے استعمال کئے ہیں۔
- (۴) جس نبی کے امتی ہونے پر ہم فخر کرتے ہیں اس نے سود لینے اور دینے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔
- (۵) جس نبی کا ہم نام لیتے ہیں، اس نے شک و شبہ والے امور سے بچنے کی تعلیم دی ہے تاکہ آخرت نہ بگڑے خواہ دنیاوی زندگی میں کچھ خسارہ نظر آئے۔
- (۶) بینک سے قرضہ لینے سے بالکل بچیں، دنیاوی ضرورتوں کو بینک سے قرضہ لئے بغیر پورا کریں، کچھ دشواریاں، پریشانیاں آئیں تو اس پر صبر کریں۔
- (۷) ہمیشہ دنیاوی اعتبار سے اپنے سے کمزور لوگوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔



(۸) اگر آپ کی رقم بینک میں جمع ہے تو اس پر جو سود مل رہا ہے، اس کو خود استعمال کئے بغیر عام رفاہی کاموں میں لگا دیں یا ایسے اداروں کو دے دیں جہاں غرباء و مساکین یا یتیم بچوں کی کفالت کی جاتی ہے۔

(۹) ان دنوں بینکوں نے رقم دینے اور لینے کی مختلف ناموں سے شکلیں بنا رکھی ہیں، علماء کرام سے مکمل تفصیلات بتا کر ہی اس میں پیسہ لگائیں یا لیں۔

(۱۰) اگر کوئی شخص ایسے ملک میں ہے جہاں واقعی سود سے بچنے کی کوئی شکل نہیں ہے، تو اپنی وسعت کے مطابق سودی نظام سے بچیں، ہمیشہ اس سے چھٹکارہ کی فکر رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہیں۔

(۱۱) سود کے مال سے نہ بچنے والوں سے درخواست ہے کہ سود کھانا بہت بڑا گناہ ہے، اس لئے کم از کم سود کی رقم کو اپنے ذاتی مصارف میں استعمال نہ کریں

بلکہ اس سے حکومت کی جانب سے عائد کردہ اکم ٹیکس ادا کر دیں کیونکہ بعض مفتیان کرام نے سود کی رقم سے اکم ٹیکس ادا کرنے کی اجازت دی ہے۔

(۱۲) جو حضرات سود کی رقم استعمال کر چکے ہیں وہ پہلی فرصت میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں اور آئندہ سود کی رقم کا ایک پیسہ بھی نہ کھانے کا عزم مصمم کریں

اور سود کی باقیہ رقم کو فلاحی کاموں میں لگا دیں۔

(۱۳) اگر کسی کمپنی میں صرف اور صرف سود پر قرضہ دینے کا کاروبار ہے، کوئی دوسرا کام نہیں ہے تو ایسی کمپنی میں ملازمت کرنا جائز نہیں ہے، البتہ اگر کسی بینک

میں سود پر قرضہ کے علاوہ جائز کام بھی ہوتے ہیں مثلاً بینک میں رقم جمع کرنا وغیرہ تو ایسے بینک میں ملازمت کرنا حرام نہیں ہے، البتہ بچنا چاہئے۔

(۱۴) بعض اقتصادیات کے ماہر جنہیں قرآن و سنت کے احکام سے واقفیت عموماً بہت کم ہوتی ہے، سود کے جواز میں اپنے دلائل پیش کرتے نظر آتے ہیں،

ان مادہ پرستوں کے فیصلے اخروی زندگی کو نظر انداز کر کے صرف اور صرف دنیاوی فانی زندگی کو سامنے رکھ کر ہوتے ہیں۔

(۱۵) اگر کوئی شخص سونے کے پرانے زیورات بیچ کر سونے کے نئے زیورات خریدنا چاہتا ہے، تو اس کو چاہئے کہ دونوں کی الگ الگ قیمت لگوا کر اس پر قبضہ

کرے اور قبضہ کرائے، نئے سونے کے بدلے پرانے سونے اور فرق کو دینا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بھی سود کی ایک شکل ہے، نبی اکرم ﷺ نے سونے

کو سونے کے ساتھ کی بیشی کر کے خرید و فروخت کرنے کو ناجائز قرار دیا ہے۔ (صحیح مسلم)

(۱۶) ہر سال اپنے مال کا حساب لگا کر زکوٰۃ کی ادائیگی کریں، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لئے بڑی سخت وعید بیان فرمائی ہے جو اپنے مال کی

کما حقہ زکوٰۃ نہیں نکالتے ہیں۔

﴿ایک اہم نکتہ﴾: دنیا کی بڑی بڑی اقتصادی شخصیات کے مطابق موجودہ سودی نظام سے صرف اور صرف سرمایہ کاروں کو ہی فائدہ پہونچتا ہے، نیز اس میں

بے شمار خرابیاں ہیں جس کی وجہ سے پوری دنیا اب اسلامی نظام کی طرف مائل ہو رہی ہے۔

﴿نوٹ﴾: بعض مادہ پرست لوگ سود کے جواز کے لئے دلیل دیتے ہیں کہ قرآن کریم میں وارد سود کی حرمت کا تعلق ذاتی ضرورت کے لئے قرض لینے سے

ہے، لیکن تجارت کی غرض سے سود پر قرض لیا جاسکتا ہے، اسی طرح بعض مادہ پرست لوگ کہتے ہیں کہ قرآن میں جو سود کی حرمت ہے اس سے مراد سود پر سود

ہے لیکن Single سود قرآن کے اس حکم میں داخل نہیں ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ قرآن کریم میں کسی شرط کو ذکر کئے بغیر سود کی حرمت کا اعلان کیا گیا ہے تو

قرآن کریم کے اس عموم کو مختص کرنے کے لئے قرآن وحدیث کی واضح دلیل درکار ہے جو قیامت تک پیش نہیں کی جاسکتی۔ اسی لئے خیر القرون سے آج تک

کسی بھی مشہور مفسر نے سود کی حرمت والی آیت کی تفسیر اس طرح نہیں کی، نیز قرآن میں سود کی حرمت کے اعلان کے وقت ذاتی اور تجارتی دونوں غرض سے

سود لیا جاتا تھا، اسی طرح ایک مرتبہ کا سود یا سود پر سود دونوں رائج تھے، ۱۴۰۰ سال سے مفسرین ومحدثین وعلماء کرام نے دلائل کے ساتھ اسی بات کو تحریر فرمایا

ہے۔ یہ معاملہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ قرآن کریم میں شراب پینے کی حرمت اس لئے ہے کہ اُس زمانہ میں شراب گندی جگہوں پر بنائی جاتی تھی، آج

صفائی ستھرائی کے ساتھ شراب بنائی جاتی ہے، حسین بوتلوں میں اور خوبصورت بوتلوں میں ملتی ہے، لہذا یہ حرام نہیں ہے۔۔۔ ایسے دنیا پرست لوگوں سے

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔